Misconception: All Muslims are the same and hold the same views

غلط فہمی : تمام مسلمان ایک جیسے ہیں اور ایک ہی جیسے خیالات رکھتے ہیں۔

پس منظر : بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ہر وہ شخص جو مسلمان کہلاتا ہے ہر دوسرے مسلمان کی طرح کی رائے رکھتا ہے، پس اگر وہ ایک مسلمان ملک میں ایک مخصوص طریقہ کار کو دیکھے، تو اس کا مطلب ہے کہ تمام مسلمان ایک ہی جیسا نظریہ رکھتے ہیں یا یہ طریقہ کار خود بخود اسلام اور / قرآن کا ضروری حصہ ہونا چاہیے۔

اوپر کی گئی بات کے مطابق بالکل اسی طرح ہے کہ دنیا میں موجود تمام 1.7 بلین عیسائی ہر بات پر ایک ہی نظریہ رکھتے ہیں۔ یقینی طور پر ہم دیکھ سکتے ہیں کہ سوچنے کا یہ انداز احمقانہ ہے۔ اسلام، پیروکاروں کی ایک بڑی تعداد کے ساتھ کسی بھی دوسرے عقیدے کی طرح اپنے پیروکاروں کے درمیان مختلف قسم کے نظریات رکھتا ہے۔ اس کا سب سے واضح کیس یہ ہے کہ دو ممالک جن پر مسلمان حکومت کرتے ہیں وہ بھی ایک ہی جیسا قانونی نظام نہیں رکھتے۔ یہاں اسلام کے ساتھ مختلف قسم کے فرقے ہیں جو مختلف قسم کے عقائد رکھتے ہیں۔ مسلمانوں کے دو بڑے گروپ (دنیا بھر میں تعداد کے لحاظ سے) سنی اور شیعہ ہیں۔ سنی مسلمان بھاری اکثریت والا گروپ ہے، تعداد کے لحاظ سے دنیا بھر کے 80 سے 85 فیصد مسلمان سنی گروپ سے تعلق رکھتے ہیں؛ شیعہ اقلیتی گروپ ہے (تاہم بعض ممالک میں، جیسے کہ عراق اور ایران میں شیعہ گروپ اکثریت میں موجود ہیں)۔ یہاں اور بھی کئی فرقے موجود ہیں، جیسے کہ: وہابی، صوفی، احمدیہ، دوسرے اور بھی وغیرہ وغیرہ (نیچے موجود لنک کو دیکھیں)۔ تاہم، یہاں تک کہ ہر فرقے میں، نظریات مختلف ہو سکتے ہیں، ہر کوئی ہر بات پر ایک ہی رائے نہیں رکھتا۔

تاہم تمام مسلمان قرآن کو (بعض اوقات قرآن کہا جاتا ہے) انسانیت کے لیے ایک آخری شریعت الہی وحی کے طور پر قبول کرتے ہیں۔ اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ قرآن بذات خود ایک عقیدے کو مختلف فرقوں میں تقسیم کرنے کی شدید مذمت کرتا ہے اور اتحاد کی تاکید کرتا ہے اور جو بات ہم میں مشترک ہے نہ کہ مختلف:

" لوگ ایک دین پر تھے (لیکن پھر اختلاف ہو گیا)، پھر اللہ نے انبیاء بھیجے خوشخبری سناتے ڈر سناتے، اور ان کے ساتھ سچی کتاب اتاری کہ وہ لوگوں میں ان کے اختلافوں کا فیصلہ کر دئے اور کتاب میں اختلاف انہیں نے ڈالا جن کو دی گئی تھی بعد اس کے کہ ان کے پاس روشن حکم آچکے آپس کی سرکشی سے تو اللہ نے ایمان والوں کو وہ بات سوجھا دی جس میں جھگڑ رہے تھے اپنے حکم سے اور اللہ جسے چاہے سیدھی راہ دکھائے۔ [2 : 213]

--- اور مشرکوں سے نہ ہو، ان میں سے جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، اور ہو گئے گروہ گروہ، ہر گروہ جو اس کے پاس ہے اسی پر خوش ہے۔ [30 : 31 - 32]

" تم فرماؤ ائے کتابیوں، ایسے کلمے کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے: یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا کی، اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں، اور ہم میں کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنالے، اللہ کے سوا۔ پھر اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دو: " تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں۔ " [3 : 64]

" ابراہیم نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی، بلکہ ہر باطل سے جدا مسلمان تھے؛ اور مشرکوں سے نہ تھے۔ [3 : 67]

" ائے لوگو، ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا، اور تمہیں کچھ شاخیں اور قبیلے کیا، کہ آپس میں پہچان رکھو۔ بے شک، تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ بے شک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔ " [49 : 13]

" اور نہ یہ تمہیں یہ حکم دئے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا ٹھہرا لو۔ کیا تمہیں کفر کا حکم دئے گا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو لیے؟ [3 : 80]

"انہوں نے اپنے پادریوں اور جوگیوں کو اللہ کے سوا خدا بنا لیا، اور مسیح بن مریم کو، اور انہیں حکم نہ تھا مگر یہ کہ اللہ کو پوجیں، اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں، اسے پاکی ہے ان کے شرک سے۔" [9 : 30]

" اور بے شک یہ تمہارا دین، ایک ہی دین ہے، اور میں تمہارا رب ہوں تو مجھ سے ڈرو۔" تو ان کی امتوں نے اپنا کام آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر لیا، ہر گروہ جو اس کے پاس ہے اس پر خوش ہے۔" [23 : 52 – 53]

" تمہارے لیے دین کی وہ راہ ڈالی، جس کا حکم اس نے نوح کو دیا اور جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی (او محمد) اور جس کا حکم ہم نے ابراہیم، اور موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا : کہ دین ٹھیک رکھو، اور اس میں پھوٹ نہ ڈالو۔ مشرکوں پر بہت ہی گراں ہے وہ جس کی طرف تم انہیں بلاتے ہو۔ اور اللہ اپنے قریب کے لیے چن لیتا ہے جسے چاہے؛ اور اپنی طرف راہ دیتا ہے جو رجوع لائے۔" [42 : 13]

نقطہ نظر میں اختلافات کی ایک اچھی مثال ، تب ہوتی ہے جب ایک ادارے یا عالم کی طرف سے ایک " فتویٰ " جبری کیا جاتا ہے ، درحقیقت یا کسی کو پابند نہیں کرتا۔